إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (القرآن)

ترجمہ: بے شک منافقین جہنم کے سب سے گہرے گڑھے میں ہیں۔

# اقرار سے انکار تک

قاضی غلام رسول غازی سیالوی



اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾
بیشک منافق آگ کے گہرے گڑھے میں ہیں (النساء:۱۴۵)

# اقرار سے انکار تک

**منافقت ہی منافقت**

الف دین کے قلم سے ب دین کے نام

**مؤلف**

حضرت الحاج مولانا قاضی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
محمدی شریف ضلع جھنگ

**اہل السنۃ پبلی کیشنز** گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ جہلم
0321-7841096,0333-5833360

نام کتاب ---------- **اقرار سے انکار تک**

مصنف ---------- غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

تزئین و اہتمام ---------- محمد ناصر الہاشمی

کمپوزنگ ---------- محمد ناصر الہاشمی

تعداد ---------- گیارہ سو

اشاعت بار سوم ---------- اکتوبر 2008

ناشر ---------- **اہل السنۃ پبلی کیشنز جہلم**

قیمت ---------- 60/روپے

## ملنے کے پتے

**اہل السنہ پبلی کیشنز** گلی شاہدار یکرز منگلا روڈ دینہ جہلم

فون نمبر 0321-7641096 ، 0333-5833360

جامع مسجد فاروقیہ محلہ عثمان آباد چنیوٹ ضلع جھنگ

ڈاکٹر ریاض احمد جاوید سیالوی ہومیو کلینک گلی اصلاح ہائی سکول چنیوٹ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد 041-2626046

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی 061-5558320



# تعارف

## حضور غازی ملت غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

خدمت دین، اصلاح امت، دعوت الی اللہ و علاوہ تذکیر اور تزکیہ باطن کی عظیم ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ ہر دور میں افراد و رجال کو منتخب فرماتا رہا ہے انبیاء کرام کے یہ ورثاء اور نائبین دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر اس کے دین کی سربلندی کے لیے ہر باطل کے آگے سینہ سپر رہے۔ اس طرح دین متین کا یہ چشمہ اپنا شفاف پانی بغیر کسی گدر اور میلے پن کے آج ہمارے پاس موجود ہے۔

انہی عظیم افراد میں سے ایک نام غازی ملت مولانا غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے آپ کی ولادت ضلع جھنگ کے مشہور قصبہ محمدی شریف میں 1945ء میں ہوئی والد گرامی الحاج الحافظ قاضی غلام محمد ضیائی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار علاقہ کے صوفیاء میں ہوتا تھا ان کی ساری زندگی تدریس قرآن مجید کی نذر ہوئی اور ڈیڑھ ہزار کے قریب لوگوں نے آپ سے قرآن مجید حفظ کیا۔

غازی ملت نے نیک سیرت والدین کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم و تربیت کے مراحل طے کیے ناظرہ قرآن مجید کی تکمیل کے بعد گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول سے 1962ء میں میٹرک کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ اسلامیہ ڈگری کالج چنیوٹ سے 1966ء میں بی اے، 1967.68ء میں بی۔ ایڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔ بی۔ اے، بی۔ ایڈ کے بعد محکمہ تعلیم میں درس و تدریس کا فریضہ اختیار کیا۔

**ذہنی و طبعی رجحانات:** آپ کے والد گرامی نے اپنے پیر و مرشد سے دعا کروائی تھی کہ یا اللہ

مسجد کے اندر داخل ہوا۔ حضور ﷺ نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "میں" جب اس ارادے سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر واپس لوٹ آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں؟ جب کہ حضور ﷺ نے نمازی کے قتل سے منع کیا ہے۔

پھر حضور ﷺ نے آواز دی "کون اسے قتل کرتا ہے"؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "میں" وہ مسجد کے اندر گئے تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت میں تھا۔ وہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح واپس لوٹ آئے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے آواز دی "کون اسے قتل کرتا ہے" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا "میں" حضور ﷺ نے فرمایا "تم اسے ضرور قتل کر دو گے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے" لیکن جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے اندر داخل ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہ لڑتے"۔

(ف) اس طرح کے ملتے جلتے واقعات (خصائص کبریٰ صفحہ 147 جلد 2 فتح الباری جلد 264 جلد 13 حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ 555) میں بھی ہیں۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث پاک روایت فرمانے سے پہلے ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی آسمان زمین پر گر پڑنا میرے لیے آسان ہے لیکن حضور پاک سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کے بعد حدیث پاک یوں بیان فرماتے ہیں۔

میں نے حضور انور ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آخر زمانے میں نو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔ باتیں بظاہر وہ اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں پانا قتل کر دینا۔



کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔

(بخاری شریف جلد 2 صفحہ 224)

ان مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ

(1)۔ یہ گروہ اسلام سے خارج ہے۔

(2)۔ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

(3)۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ان سے سخت ناراض ہیں۔

(4)۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک یہ گروہ قابل گردن زدنی ہے۔

(5)۔ قوم عاد کی طرح ہلاکت کے سزاوار ہیں۔

(6)۔ حضور اکرم ﷺ کے ظاہری زمانہ اقدس میں ہوتے تو آپ ﷺ ان کے خلاف جہاد فرماتے۔

(7)۔ ظاہری عبادت میں اصل مسلمانوں سے بڑھ چڑھ کر نظر آئیں گے۔

(8)۔ مختلف حیلے بہانے تراش کر مسلمانوں کو قتل کرنا ان کی مردانگی ہوگی۔

پروفیسر ابو زہرہ مصری کے حوالے سے پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب اسلامی مذاہب مطبوعہ لاہور میں اس بدترین گروہ کی کارستانیوں سے پردہ اٹھایا ہے "یہ حال خوارج کا تھا بے تحاشا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے خطبوں بلکہ نماز میں تنگ کرتے تھے یہ حضرت عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کی وجہ سے مسلمانوں کو چیلنج کرتے اور انہیں مشرک قرار دیتے تھے ان لوگوں نے جب عبداللہ بن خباب الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا اور ان کی لونڈی کا پیٹ پھاڑ ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا "عبداللہ بن خباب کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو" خوارج نے جواب دیا "عبداللہ بن خباب کو ہم سب نے قتل کیا ہے" آخر کار حضرت علی کرم اللہ وجہ کو ان سے لڑنا پڑا یہاں تک کہ ان کا تقریباً قلع قمع ہی کر دیا۔ ہم جو

لگے وہ ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے طریقے سے ہٹے نہیں بلکہ پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ اپنی دعوت میں مصروف رہے۔
(اسلامی مذاہب صفحہ 86)

معلوم ہوا کہ اس بدترین گروہ کے دل میں نہ صرف مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا بغض و عناد ہے بلکہ دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں وہ ذرہ بھر محبت نہیں رکھتے آئندہ صفحات میں آپ ان کے غلیظ اور گندے خیالات کا ملاحظہ کریں گے مزید معلومات کے لئے مولوی بدر عالم میرٹھی کی کتاب ترجمان السنہ جلد اول مطبوعہ دہلی کا مطالعہ کریں اس میں انہوں نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور خوارج کے مناظرے کا ذکر کیا ہے اور ان کی علامات کا تذکرہ کیا ہے

## خارجیت سے نجدیت

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکلے تو ارشاد فرمایا "کفر کا سر وہیں ہو گا جہاں شیطان کا سینگ طلوع ہو گا یعنی مشرق سے"
(مسلم شریف صفحہ 394 جلد دوم)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان خوارج کو اللہ کی ساری مخلوق میں سے بدتر سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان بدبختوں نے وہ آیات کریمہ جو کہ کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کی ہیں
(بخاری شریف باب الخوارج)

پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب اسلامی مذاہب میں خارجیت کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں اتباع سلف کا دعویٰ کرتے ہوئے بعض حضرات نمودار ہوئے جو خود کو حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی 241ھ) کا پیروکار کہتے اور دین حق کا علمبردار ٹھہرا کر مسلمانوں کو اسلام سے خارج بتایا کرتے تھے حقیقت میں یہ خارجیت کے علمبردار تھے یہ لوگ خارجی سلفی تھے



پانچویں صدی ہجری میں یہ خارجی سلفی فتنہ مکمل طور پر ختم ہو گیا لیکن جس ٹولے نے دجال کے لشکر میں شامل ہونے کا طوق گلے میں ڈالا ہے اس نے ساتویں صدی ہجری میں پھر سر نکال لیا یہ خارجی حرانی تھے اور ابن تیمیہ کے باعث انہیں حیات نو ملی ان کے مخصوص مسائل یہ ہیں

1۔ فوت شدگان سے توسل کرنا وحدانیت خداوندی کے منافی ہے
2۔ روضہ نبوی کے روبرو ہو کر اس کی زیارت کرنا توحید کے خلاف ہے
3۔ روضہ نبوی کے ارد گرد دینی شعائر و احکام کی بجا آوری توحید کے خلاف ہے
4۔ کسی نبی یا ولی کی قبر کے اوپر خدا سے دعا مانگنا خلاف توحید ہے
5۔ سلف صالحین کا مذہب بھی تھا اس کی خلاف ورزی کرنے والے بدعات کے مرتکب اور توحید کے مخالف ہیں
(اسلامی مذاہب صفحہ 260 تا صفحہ 283)

ابن تیمیہ کی تنقید کا نشانہ آئمہ دین ہی نہیں بنے بلکہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بو دا عالم اس احمقانہ تیر اندازی اور ناوک فگنی سے محفوظ نہ رہ سکے۔ چنانچہ پروفیسر مسعود احمد لکھتے ہیں۔

ساتویں اور آٹھویں ہجری کے مشہور عالم ابن تیمیہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے الصالحیہ الجبل کی مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر کہا "حضرت عمر بن خطاب نے بہت سی غلطیاں کیں" اس طرح ایک روایت یہ بھی ہے کہ انہوں نے کہا "علی بن ابی طالب نے تین سو غلطیاں کیں"۔
(مواعظ مظہری صفحہ 84)

ابن تیمیہ کے افکار رذیلہ اور خیالات فاسدہ کے بارے میں حضرت امام احمد بن شہاب الدین ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم جوزی وغیرہ کی کتابوں پر کان رکھنے سے بچو۔ کیونکہ انہوں نے اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنا لیا تھا اور خدا نے ان کو علم کے ذریعے گمراہ کیا اور

اس کے کان اور دل پر مہر اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈالا پس کون ہے جو اس کے بعد اسے ہدایت دے ان ملحدوں نے کس طرح اسلامی حدود سے تجاوز اور رسوم سے تعدی کی اور شریعت و حقیقت کی چادر کو پھاڑ کر بھی گمان کیا کہ وہ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں حالانکہ وہ راہ راست پر نہیں ہیں بلکہ وہ بدترین گمراہی اور قبیح ترین خصائل اور انتہائی بدنصیبی خسارے اور جھوٹ بہتان میں مبتلا ہیں۔ اللہ ان کے پیروں کاروں کو رسوا کرے اور ان جیسے عقیدے رکھنے والوں سے زمین کو پاک کرے آمین۔ (فتاویٰ صاویہ صفحہ 144'99)

## خارجی وہابی

ساتویں ہجری صدی میں اٹھا ہوا خارجیت کا فتنہ آخر کار علماء حق کی مساعی جمیلہ سے ختم ہو کر رہ گیا۔ ابن تیمیہ اور اسکے شاگردوں کی تصانیف ایک حد تک ناپید ہو گئیں۔ بارہویں صدی ہجری میں یہ ناسور پھر چوتھی دفعہ ابھر آیا۔ چنانچہ پروفیسر ابو زہرہ مصری کے حوالہ سے پروفیسر غلام احمد حریری لکھتے ہیں۔

امام محمد بن عبدالوہاب نے مسلک ابن تیمیہ کو از سر نو زندگی بخشی۔ اس تحریک کے بانی و موسس محمد بن عبدالوہاب تھے جن کی وفات 1787ء میں ہوئی۔ محمد بن عبدالوہاب تصانیف ابن تیمیہ سے مستفید ہو چکے تھے۔ انہوں نے بنظر غائر ان کتب کا مطالعہ کیا اور ان کو فکر و نظر کی حدود سے نکال کر عمل کے دائرہ میں داخل کیا جہاں تک عقائد کا تعلق ہے انہوں نے عقائد ابن تیمیہ پر ذرہ بھر اضافہ نہ کیا اور ان کو جوں کا توں اپنا لیا البتہ انہوں نے امام ابن تیمیہ کی نسبت زیادہ تشدد سے کام لیا اور ایسے عملی امور کو ترتیب دیا جن سے ابن تیمیہ نے تعرض نہیں کیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ امور ان کے عصر و عہد میں مشہور تھے۔ (اسلامی مذاہب صفحہ 284)

پروفیسر محمد مسعود احمد تحریر فرماتے ہیں۔



"تحریک وہابیت کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھے۔ یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ یہ تحریک بانی تحریک کے والد بزرگوار کے نام پر معنون ہوئی جو اس تحریک کے آغاز کے بعد سے مرتے دم تک اس کے مخالف رہے اور اسی بیزاری کے عالم میں ان کا انتقال ہوا۔ (مواعظ مظہری صفحہ 69)

الدرر السنیہ اور رد المختار کے حوالے سے مزید تحریر فرماتے ہیں۔

بن عبدالوہاب اپنے متبعین کے علاوہ اس آسمان کی نیلی چھت کے نیچے ان تمام مسلمانوں کو علی الاطلاق کافر و مشرک سمجھتے تھے جو ان کی اطاعت و پیروی نہ کیا کرتے تھے اس لیے ان کا خون بہانے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ (مواعظ مظہری صفحہ 73)

پروفیسر غلام احمد حریری تحریر کرتے ہیں۔

ابن عبدالوہاب ان کے متبعین نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنے لیے حلال کیا بلکہ مرحومین صحابہ اور صلحائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قبوں کو بے دریغ مسمار کیا چنانچہ ابن عبدالوہاب نے ان قبوں کو منہدم کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیا جو مسلمانوں کی عقیدت و محبت کے نشان تھے۔ مثلاً مقام جبلیہ پر حضرت زید بن خطاب جو کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ کے کعبہ شریف پر ایمان اپنے ہاتھ سے کدال مارا اور ادھر ادھر گرا کر زمین کے ہموار کر دیا (اسلامی مذاہب صفحہ 290 الحدیث 22 جولائی 1972 صفحہ 7)

اس وقت 1803ء میں سعود بن عبدالعزیز فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو آتے ہی مکہ کے تمام مشاہد اور قبے زمین کے برابر کر دیئے گئے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاتحین میں تقسیم کر دیئے گئے مجاور قتل کر دیئے گئے اور حرم کے غلاف پھاڑ دیئے گئے۔

(سوانح سلطان ابن سعود صفحہ 48 از سردار محمد حسنی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی از مسعود عالم ندوی صفحہ 73)

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین و اولیاء کی شان میں تنقیص کی اور ان کی قبریں کھدوا ڈالیں۔" (الدرر السنیہ صفحہ 59)

بہت سے علماء و صالحین اور عوام مصلحین کو محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اس بات پر قتل کر دیا کہ انہوں نے بدعت (نجدیت / وہابیت) کی موافقت نہیں کی۔" (الدرر السنیہ صفحہ 53)

1803ء کے اختتام پر مدینہ بھی سعود کے قبضے میں آ گیا۔ مدینہ لے کر اس کے مذہبی جوش میں یہاں تک ابال آیا کہ اس نے اور مقبروں سے گزر کر خود نبی کریم ﷺ کے مزار کو بھی نہ چھوڑا اور اس چادر کو اٹھوا دیا جو آپ کی قبر مقدس پر پڑی تھی۔ (حیات طیبہ از مرزا حیرت دہلوی صفحہ 259)

1216ھ میں سعود بن عبد العزیز نجدی تمام نجد جنوب حجاز اور تہامہ سے ایک لشکر جرار لیکر کربلا کے ارادہ سے چلا اور بلدۃ الحسین کے باشندوں پر حملہ کیا۔ ان پر دھاوا بول دیا اس کی دیواروں پر چڑھ گئے۔ اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں تہ تیغ کر دیا اور ہر اس قبہ کو جو ان کے اعتقاد کے مطابق حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر بنایا گیا تھا منہدم کر دیا قبہ اور ہر اس کے آس پاس کے چڑھاوے اور تمام چیزیں لے لیں قبہ زمرد یاقوت اور جواہر سے مرصع تھا اور اس کے علاوہ دو ہزار آدمی قتل کر دیے گئے

(سوانح سلطان ابن سعود صفحہ 44'48 محمد بن عبد الوہاب صفحہ 68 عنوان المجد فی تاریخ نجد مطبوعہ مکہ مکرمہ صفحہ 121)

مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر و بانی روزنامہ "زمیندار" لکھتے ہیں۔

ابن سعود کیا ہے؟ فقط اک حرم فروش
برطانیہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر
اسلامیوں پر اس نے یہ برسائیں گولیاں
پھر کیوں نہ مشتعل ہو زمیندار کا مدیر

(نگارستان از باب صحافت مولانا ظفر علی خان صفحہ 282)

وہابیہ نجدیہ کے امام محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنی رسوائے زمانہ تصنیف کتاب ا



سرور کائنات علیہ السلام کو پکارنا' شفیع المذنبین سمجھنا' ختم پڑھنا' صورت مبارکہ اور قبر شریف کا تصور کرنا' حاجت روا' صاحب تصرف مختار جملہ صفات کو باذن اللہ عطائے الٰہی ماننا شرک ہے اور شرک بھی ابو جہل جیسا (کتاب التوحید صفحہ 175)

۲۔ شافع محشر ﷺ سے استمداد طلب کرنا شیطانی فعل ہے۔ اور شرک ہے

(الدرر السنیہ صفحہ 60'72' کشف الشبہات صفحہ 24)

۳۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنا شرک ہے۔ (الدرر السنیہ صفحہ 36'51)

۴۔ حضور اقدس ﷺ کی مزار شریف کی تعظیم کرنا۔ کفر و شرک ہے اور آپ ﷺ کی قبر مبارک بت ہے۔ (الدرر السنیہ صفحہ 17'59'62)

۵۔ اور تجھے معلوم ہوگا کہ ربوبیت کی توحید کے اقرار نے انہیں اسلام میں داخل نہیں کیا ان کا فرشتوں' انبیاء' اولیاء کا قصد کرنا' ان کی شفاعت کا ارادہ کرنا اور اسے اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ جاننا ہی وہ سبب ہے جس نے ان کے قتل کرنے اور ان کے مال لوٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔

(کشف الشبہات مطبوعہ ریاض صفحہ 20'21)

۶۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کافر اپنے معبودوں سے مدد طلب کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی نفع ضرر دینے والا ہے اور تدبیر فرمانے والا ہے صالحین کا کوئی اختیار نہیں ہے میں صالحین کا اس لیے قصد کرتا ہوں کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ بھی کافر کہتے ہیں۔ (کشف الشبہات صفحہ 33)

وہابیہ نجدیہ کی خبر حضور سید عالم مخبر صادق ﷺ نے پہلے دے دی تھی۔ اور اس عظیم فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا تھا چنانچہ مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب ذکر الیمن والشام میں بخاری شریف کے حوالے سے روایت ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دریائے رحمت مصطفےٰ ﷺ جوش میں ہے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جا رہی ہے۔

اللھم بارک لنا فی شامنا (اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت دے)

اللھم بارک لنا فی یمننا (اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے)

حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا وفی نجدنا اور ہمارے نجد میں لیکن حضور اکرم ﷺ نے وہی دعا فرمائی اور شام و یمن کا ذکر فرمایا مگر نجد کا نام نہ لیا انہوں نے پھر توجہ دلائی کہ وفی نجدنا۔ حضور یہ بھی دعا فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو غرض تین بار آقا علیہ السلام نے شام اور یمن کے لیے دعائیں فرمائیں۔ بار بار عرض کرنے پر نجد کے لیے دعا نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا۔

"ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطن"

میں اس ازلی محروم خطہ کے لیے دعا کس طرح فرماؤں۔ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی نگاہ پاک میں دجال کے فتنے کے بعد نجد کا فتنہ تھا۔ جس کی اس طرح خبر دی۔ خوارج کا سردار وہی ذوالخویصرہ تھا جس نے نبی کریم علیہ السلام سے اعدل کہا تھا اور اسی کی نسل سے محمد بن عبدالوہاب نجدی بیان کیا جاتا ہے۔

دیوبندی مکتب فکر کے شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی اپنی کتاب شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں۔

وہابیہ نجدیہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سختی سے منع کرتے ہیں (مزید لکھا) ہمارے علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

۱۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہل اسلام تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں ان سے قتال کرنا ان کے اموال کو چھیننا جائز بلکہ واجب ہے۔

۲۔ زیارت رسول اللہ ﷺ و حاضری آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام کہتا ہے۔ شان نبوت و رسالت علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات



استعمال کرتے ہیں توسل دعاء میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ تو یہ بھی نہیں کر سکتی۔ (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

۴۔ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام قرات دلائل الخیرات قصیدہ بردہ و ہمزیہ وغیرہ کو سخت قبیح اور مکروہ جانتے ہیں۔ الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب) ایک ظالم باغی خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ (الشہاب الثاقب صفحہ 60 تا 52)

۵۔ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ ناشائستہ اور خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اسی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہو گئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیروہیں وہابیہ نجدیہ اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا کرتے ہیں لیکن عملدر آمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کی مخالفت فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ معمول ہے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ 62 تا 63)

۶۔ وہابیہ نجدیہ کا اعتقاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی قبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین متصف بالحیوۃ برزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہوگا یہ جملہ عقائد ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد و عرب کا سفر کیا ہو یا کسی طرح ان کے عقائد پر مطلع ہوئے ہوں یہ لوگ مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام و دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں۔ انتہی اجمال

خبیثہ و اقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے

(الشہاب الثاقب صفحہ 65، 66)

دیوبندیوں کے مشہور فاضل علامہ انور شاہ کشمیری محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں لکھتے ہیں:۔ اما محمد بن عبدالوھاب نجدی فانه کان رجلا بلیدا قلیل العلم لکان یسارع الی الحکم بالکفر (مقدمہ فیض الباری شرح بخاری جلد ۹ صفحہ 171)

**ترجمہ:** یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اس لیے کفر کا حکم لگانے میں بڑا چست و چالاک تھا۔

دیوبندیوں کے بہت بڑے عالم براہین قاطعہ کے مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے سوال وجواب کے طور پر اپنا اور اپنی جماعت کا موقف یوں بیان کیا ہے۔

سوال: محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟

**جواب:** ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے۔ اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں'' ان کا حکم باغیوں کا ہے'' پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے۔ '' جیسے کہ (مثل خوارج) ہمارے زمانے میں ابن عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنا حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی پر انہوں نے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ



تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی

(المہند علی المفند اردو صفحہ 21، 22 مطبوعہ کراچی بحوالہ رد الخوارج جلد 3 صفحہ 319)

قاری محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:۔

.............وہ (ابن عبدالوہاب نجدی) بہت سے مباح اور جائز امور کو حرام کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند فروری 1993 صفحہ 41)

مزید تفصیلات کے لیے کتاب ''تاریخ نجد و حجاز'' مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور کا مطالعہ کیجیے۔

دیوبندی احراری وہابی حضرات کے ممدوح بزرگ آغا شورش کاشمیری نے اپنے سفر حجاز کے واقعات پر مشتمل ایک کتاب ''شب جائیکہ من بودم'' مرتب کی ہے جس کے چند اقتباسات نذر قارئین ہیں۔

## وہابی حکومت نے عہد رسالت اور عہد صحابہ کے نشانات مٹا دیئے

سعودی حکومت نے عہد رسالت مآب کے آثار صحابہ کرام کے مقابر اور اہلبیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر مفقود کرنی چاہیے تھیں وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں لوگ بتاتے ہیں اور ہم مان لیتے ہیں حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے عقیدہ توحید کے منافی ہے سنت رسول کے خلاف ہے لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں ہے بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے کیا قرآن وسنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟ شاہ فیصل کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے ائیرپورٹ پر اترتے ہی شاہ فیصل کی تصویر پر نظر پڑتی ہے قہوہ خانوں اور ریستورانوں میں ان تصویروں کی بہتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں۔

## دیوبندیت

جناب مولانا ابوالکلام آزاد تحریر کرتے ہیں:۔

انہوں (ابوالکلام آزاد کے والد گرامی مولانا خیرالدین صاحب) نے وہابیت کو دو اصولی قسموں میں بانٹ دیا تھا۔ کہتے تھے دو فرقے ہیں ایک اسماعیلیہ ہے دوسرا اسحاقیہ۔ اسماعیلیہ سے مقصود وہ فرقہ تھا جو رسوم و بدعات کی مخالفت کے ساتھ تقلید شخصی کا بھی تارک (یعنی غیر مقلد وہابی) ہو جیسا کہ مولانا اسماعیل شہید نے تقویۃ الایمان اور جلاء العینین وغیرہ میں لکھا ہے۔ اسحاقیہ سے مقصود وہ فرقہ ہے جو حنفیت اور تقلید سے تو انکار نہیں کرتا۔ لیکن بدعات و رسوم کا مخالف ہے (یعنی مقلد وہابی) اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ شاہ اسحاق نے مائۃ مسائل میں بدعات و رسوم سے اختلاف کیا ہے لیکن تقلید و حنفیت کے خلاف کوئی بات نہیں کی ہے۔ وہ (وہ مولانا خیرالدین جالندھری) کہتے تھے کہ جب اسماعیلیہ غیر مقبول ہو گئی تو وہابیت نے اپنے عقائد کی اشاعت کے لیے راہ تقیہ اختیار کر لی۔ اور حنفیت کی آڑ قائم کر کے اپنے دیگر عقائد کی اشاعت کرنے لگے۔ (آزادی کی کہانی صفحہ 165 از ابوالکلام آزاد)

شاہ اسحاق وہابیت کے لیبل سے بچنے اور سنیوں میں بھرم رکھنے کی خاطر ہجرت کر گئے اور اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر مولوی مملوک علی نانوتوی کی قیادت میں ایک بورڈ کی تشکیل کر گئے

(مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ 178 از پروفیسر محمد ایوب قادری۔)

[شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک از مولوی عبیداللہ سندھی صفحہ 110]

برٹش گورنمنٹ نے اپنے منظور نظر علماء کو کس طرح اور کہاں کہاں مسلمانوں پر مسلط کیا۔ ایک دہلی کالج کی کتنی برانچیں اور دہلی شاخیں قائم کی گئیں۔ اس سلسلہ میں دیوبندی امام انقلاب مولوی عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں

1857 میں اس جماعت کی مرکزی قوت میں سلطان دہلی کی طرفداری اور غیر جانبداری کی بنا پر



ایک مرکز کی بجائے دیوبند اور علی گڑھ دو مرکز بن گئے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی دہلی کالج کے عربی حصہ کو دیوبند لے گئے اور سر سید احمد خان نے انگریزی حصہ کو علی گڑھ پہنچا دیا۔۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک صفحہ 112 از مولوی عبیداللہ سندھی)

مولوی عبدالخالق قدوسی لکھتے ہیں "دل کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے بظاہر علی گڑھ فریق اور دیوبندی جماعت گورنمنٹ کے معاملے میں قدم سے قدم ملائے نظر آتے ہیں دونوں کا مقصد علمی میدان میں مسلمان قوم کو آگے بڑھانا ہے حصول مقصد کے لیے انگریز سے کامل وفاداری کو دونوں ہی ذریعہ سمجھتے ہیں (ہفت روزہ الاعتصام لاہور صفحہ 9/16 اکتوبر 1970ء)

1۔ مدرسہ دیوبند میں کام کرنے والے جملہ حضرات انگریزوں کے ملازم رہ چکے تھے۔

(حاشیہ سوانح قاسمی جلد 2 صفحہ 247)

2۔ یہ مدرسہ موافق سرکار اور ممد و معاون سرکار ہے۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ 217)

3۔ اس مدرسہ نے جذبہ جہاد سرد کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور بابت 2/9 اکتوبر 1970ء)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ وہابیت اور دیوبندیت ایک ہی بساط کے مہرے ہیں۔ اپنے مذموم عقائد کے پرچار کے لیے مختلف انداز اختیار کیے۔ 1894ء میں لکھنو میں ندوۃ العلماء کا قیام اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے (موج کوثر صفحہ 187 از شیخ محمد اکرم)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں "خود ندوہ کا جو حشر ہوا سب کو معلوم ہے کہ وہ ایسوں کے ہاتھ میں مدت تک رہا جن کی طبیعت میں بالکل نیچریت تھی۔ وہی سر سید احمد خان کے قدم بقدم ان کی رفتار رہی۔ وہی جذبات، وہی خیالات کوئی فرق نہ تھا۔"

(الافاضات الیومیہ جلد 6 صفحہ 110)

ندوۃ العلماء کی وسیع عمارت کا سنگ بنیاد 1908ء میں یو۔پی کے انگریز گورنر نے

دکھا اور پانچ سو روپے امداد ملنی شروع ہوئی

(نوٹ) 1۔ دیوبندیت اور ان کے نظریات واعتقادات کا جائزہ لینے کے لیے کتاب دیوبندی مذہب مولف مولانا غلام مہر علی صاحب کا مطالعہ کیجیے۔

2۔ دیوبندیت اور مرزائیت کے مشترک عزائم وافکار سے آگاہی کے لیے کتاب "نجد سے قادیان براستہ دیوبند" از علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب کا مطالعہ کیجیے۔

3۔ انگریز دوستی کی لرزہ خیز داستان میں ایک اہلحدیث برق التوحید کے قلم سے "انگریز اور علماء دیوبند" کا مطالعہ کیجیے۔

## دیوبند کا سیاسی و مذہبی کردار

جب متحدہ ہندوستان میں انگریزوں نے اپنا منحوس قدم رکھا تو اکابر دیوبند اس کے حامی وآلہ کار بن گئے اور جب انگریز کی روانگی کا وقت آیا تو اکابرین دیوبند نے کانگریس کا ہمنوا ہو کر قیام پاکستان کی بھرپور مخالفت کی۔ یہاں تک کہ دیوبند قیام پاکستان کے دشمن کانگریسی مولویوں کا گڑھ بن گیا۔ مذہبی طور پر نجد اور دیوبند کے رہنماؤں نے سواد اعظم اہلسنت وجماعت سے کٹ کر ہمیشہ فتنہ وانتشار پھیلایا۔ اور مختلف روپ بدل کر شان رسالت کی توہین وتنقیص اور مسلمانوں کو کافر ومشرک بنایا اور کافر وظالم انگریزوں اور ہندو مشرکوں کو گلے لگایا۔ بزرگان دین کے مزارات اور ملحقہ مساجد کو شہید کرایا۔ لیکن مندروں اور گرجاؤں کے خلاف کبھی قدم نہ اٹھایا۔ محبوبان خدا حضرات انبیاء واولیاء (علیہم السلام ورضی اللہ عنہم) سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کیا اور اپنے نام نہاد مولویوں کو بام عروج پر پہنچایا۔

﴿فالی اللہ المشتکی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم﴾

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ بنام دیوبند!۔



عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

(نوٹ):۔ مزید آگاہی کے لیے کتاب "دیوبندی حقائق" "نیز مظفران اہل بنگال" از حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ اور "قہر خداوندی برق آسمانی منکرین رسالت کے مختلف گروہ" "برہان صداقت" "اکابر علماء دیوبند کا تکفیری افسانہ" "طمانچہ" "ہاتھی کے دانت" "دورخی باطل اپنے آئینے میں" شائع کردہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال مطالعہ فرمائیں۔

## دیوبندی وہابی گٹھ جوڑ

شوکت صدیقی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

"سید احمد شہید اور ان کی جماعت کے ارکان کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے ہیں۔ سید احمد شہید کی تحریک مجاہدین وہابی کہلائی اور اب تک اس نام سے مشہور ہے۔ جو تین مختلف خانوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ (اہل حدیث، دیوبندی، جماعت اسلامی) دیوبندی عقائد کے اعتبار سے کلیات میں اہلحدیث سے مطابقت رکھتے ہیں مگر جزئیات میں فرق ہے۔ جماعت اسلامی عقائد میں مشترک مگر اہلحدیث اور دیوبندیوں کے مقابلے میں محمد بن عبدالوہاب کی تحریک سے بہت متاثر نظر آتے ہیں" (الفتح 14 مئی 1974 شوکت صدیقی)

(بریلوی کہتے ہیں) کہ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ مولانا نانوتوی۔ فاضل گنگوہی۔ علامہ عثمانی۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ مولانا تھانوی۔ مولانا محمد شریف گھڑیالوی۔ لکھوی بزرگ۔ روپڑی اور غزنوی اکابر جیسی یگانہ روزگار ہستیوں کے میل جول جائز نہیں ہیں ہم کہتے ہیں کہ پھر بتایا جائے اور کون لوگ ہیں جن کے نقش قدم پر چل کر صراط مستقیم تلاش کی جا سکتی

(2) ''زلزلہ'' اور ''تبلیغی جماعت'' از علامہ ارشد القادری مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور۔

(3) ''دعوت غور و فکر'' از علامہ نابش قصوری مطبوعہ حامد الحبیب لاہور۔

(4) ''ابلیس تا دیوبند'' از علامہ فیض احمد اویسی مطبوعہ مکتبہ اویسیہ سیرانی روڈ بہاولپور کا مطالعہ کیجیے

## گستاخیاں ہی گستاخیاں کفر ہی کفر (نعوذ باللہ)

خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ اسماعیل دہلوی مطبوعہ مطبع فاروقی صفحہ 145)

جھوٹ بولنے پر خدا قادر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد 1 صفحہ 10 مطبوعہ دہلی)

جھوٹ مقدور الٰہی۔ (خلاصہ کلام تحفہ الرشید انوار جلد 1 صفحہ 210)

جھوٹ قدرت الٰہی میں داخل ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد 1 صفحہ 19)

جھوٹ خدا کی صفات میں داخل ہے۔ (الجہد المقل از محمود الحسن دیوبندی جلد 2 صفحہ 40)

جھوٹی بات کہہ دینا خدا کے لیے ممکن ہے۔ (الجہد المقل جلد 1 صفحہ 83)

خدا سے چوری، شراب خوری بھی ہو سکتی ہے۔

(تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی۔ مطبوعہ مشن پریس میرٹھ صفحہ 786، اخبار نظام الملک 25 اگست 1969ء)

خدا کے جھوٹ کا مسئلہ کوئی نیا نہیں۔

(براہین قاطعہ از خلیل احمد سہارنپوری مطبوعہ دیوبند صفحہ 2 سطر نمبر 15)

خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں۔

(تفسیر بلغۃ الحیران از حسین علی دیوبندی صفحہ 158 سطر نمبر 25)

خدا بھی بندوں کی طرح زمان و مکان کا محتاج ہے۔

(ایضاح الحق از اسماعیل دہلوی صفحہ 83)

رشید احمد گنگوہی کو مربی ماننا۔ (مرثیہ از محمود الحسن دیوبندی صفحہ 12 سطر نمبر 1)



خدا تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں۔ (تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی صفحہ 23 مطبوعہ اہل حدیث اکیڈمی دہلی)

گنگوہی کی قبر کو طور، خود کو کلیم اللہ اور گنگوہی کو ............... تشبیہ۔

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ کہوں ہوں بار بار اَرِنی میری بھی دیکھی نادانی

(مرثیہ محمود الحسن صدر دیوبند صفحہ 17 سطر 11)

میں اللہ ہوں اور اللہ میں ہیں۔ مجھ میں منصور ہے اور میں منصور ہیں۔

(مولوی احمد علی لاہوری کا دعویٰ۔ ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری 1957 صفحہ 21)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم شیطان سے بھی کم ہے

(براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند صفحہ 51 مصنفہ خلیل احمد صدر دیوبند)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ملک الموت سے بھی کم ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ 52 سطر 1)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم حیوانوں اور پاگلوں جیسا ہے۔

(حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند صفحہ 18)

بعض علم غیب کی حیثیت سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسری مخلوق میں کوئی فرق نہیں۔

(حفظ الایمان صفحہ 18 سطر 22)

خاتم النبیین کا معنی محصور اور ختم نبوت زمانی کے حصر کا انکار۔

(تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی مطبوعہ دیوبند صفحہ 2 سطر 17)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو تو ختم نبوت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

(تحذیر الناس صفحہ 64 سطر نمبر 12)

نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال لانا بیل گدھے کے خیال سے بھی کئی درجے بدتر ہے۔

(صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مطبوعہ مجتبائی پریس صفحہ 86 سطر نمبر 3)

کرتے تھے۔

(ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند صفحہ 566)

اللہ تعالیٰ کے سوا غیروں سے مدد مانگے وہ مشرک ہے بد دین بدترین مخلوق ہے۔ (تذکیر الاخوان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی صفحہ 343) لیکن حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی اپنے پیر و مرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا — آسرا دنیا میں ہے بس تمہاری ذات کا

(امداد المشتاق صفحہ 116 از مولوی اشرف علی تھانوی شمائم امدادیہ صفحہ 84)

مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کہتے ہیں:۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

مگر کرے روح القدس میری مددگاری — تو اس کی مدح میں کروں میں رقم اشعار

جو جبرائیل مدد پر ہو فکر کی میرے — تو آگے بڑھ کر کہوں کہ جہان کے سردار

(قصائد قاسمی صفحہ 78)

کوئی کسی کے لیے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے ایسے عقائد والے پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں۔ ایسے عقائد پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے۔

(جواہر القرآن صفحہ 147 ملخصاً از مولوی غلام خان)

لیکن مولوی اشرف علی تھانوی اور حسین احمد کانگریسی کا عقیدہ:۔

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب — ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(تعلیم الدین صفحہ 34 از اشرف علی تھانوی اسلامی بہشتی صفحہ 22 از حسین احمد)

## مولوی اشرف علی کا اقرار

بعض علوم غیبیہ میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان صفحہ 6)



## لیکن مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا انکار

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔

(المہند صفحہ 38)

## عطاء اللہ شاہ بخاری کا اقرار

فرط عقیدت سے کبھی حضرت احمد علی (لاہوری) علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک چومنے لگتے۔

(خدام الدین صفحہ 18 ستمبر 1962ء)

## لیکن مولوی غلام خان کا انکار

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے تو سب افعال اس پیر کی عبادت ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے

(جواہر القرآن صفحہ 81)

جوان لوگ کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

(جواہر القرآن صفحہ 77)

## مولوی اسماعیل دہلوی کا انکار۔

قبروں پر چادریں چڑھانا (پھول ڈالنا) مقبرے بنانا۔ تاریخ لکھنا یہ کام کرنے والے مسلمان نہیں۔

(تذکیر الاخوان صفحہ 86)

## لیکن سپاہ صحابہ کا اقرار۔

سپاہ صحابہ کے قائدین نے حق نواز جھنگوی کے مزار پر حاضری دی۔ پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ لوگوں نے مولانا اعظم طارق کو دولہا بنایا۔ ڈولی پر نوٹ نچھاور کیے گئے

(روزنامہ جنگ لاہور 8 مارچ 1992)

## اختتامیہ

ان منافقین کے فکر و خیال پر آپ جتنا بھی غور فرمائیں گے اتنا ہی حیرت و استعجاب کے گہرے سمندروں میں اترتے ہی چلے جائیں گے۔ بظاہر تو یہ مردانِ پارسا کا قافلہ متوکلین کا گروہ کھدر پوشوں کی سادہ لوح جماعت عاجزی وانکساری میں۔ ڈوبی ہوئی مخلوق نظر آئے گی۔ لیکن جونہی آپ ذرا غوطہ زنی کریں گے تو دریا کی تہہ سے صدف وگوہر کی بجائے خزف ریزے اور شکستہ سفال کے علاوہ کچھ نہ ملے گا۔ اپنے دین وایمان کو ان شکاریوں سے بچائیں۔ یہ سب پیٹ کے دھندے اور گمراہی کے پھندے ہیں۔

(1)۔ دیوبندی وہابی (2)۔ غیر مقلد وہابی (3) مجلس تحفظ ختم نبوت

(4)۔ تبلیغی جماعت (5)۔ مجلس احرار (6)۔ جمعیت علماء ہند کی شاخ جمعیت علماء اسلام

(7)۔ حزب اللہ (8)۔ اتحاد العلماء (9)۔ تنظیم اہلحدیث (10)۔ اشاعت التوحید والسنۃ (11)۔ مودودی اسلامی جماعت (12)۔ خاکساری (13)۔ غلام خانی

(14)۔ نیچری (15)۔ قادیانی (16)۔ پرویزی (17)۔ انجمن سپاہ صحابہ

(18)۔ انجمن دفاع صحابہ (19)۔ چکڑالوی (20)۔ ندوی (21)۔ نیچری ملا طاہر

(22)۔ رافضیت (23)۔ خارجیت (24)۔ ناصبیت

(25)۔ تنظیم خدام اہلسنت بانی قاضی مظہر چکوال

**(نوٹ)**: منافقت نے یہ روپ ہمارے زمانے تک ان صورتوں سے دھارا ہے۔ نا معلوم آگے چل کر یہ کتنے رنگ بدلتی ہے۔ اس لیے ہر اس فرقہ نے دجال لعین کا ساتھ بھی دینا ہے۔ تفصیل، دلائل اور حوالہ جات کے لئے شیخ القرآن محدث دوراں حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" کا مطالعہ کیجئے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# صراط مستقیم

از افادات عالیہ: شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اور جب تو صراط مستقیم دیکھنا پسند کرے تو اپنے اسلاف کاملین کا مسلک دیکھ لے اور تو مرزائیوں، خارجیوں اور شیعہ شنیعہ کے فتنوں کے سرغنوں کی طرف ہرگز مائل نہ ہو۔ جو افضل صحابہ یاروں کے امام اصحاب حیا وایمان کے سردار اور اولیاء اللہ کے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ومن اتبعہم الی یوم الدین کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اور تو غیر مقلدین کی لغویات کی پرواہ نہ کر۔ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ کی طرف مت دیکھ اور نہ ان کی طرف جو محبوب خدا ﷺ کی تعلیم کے بغیر قرآن فہمی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں۔"

(مہر قمریہ مترجم صفحہ 978)